لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم

نہ اکھاڑو تم لوگ پکے بال کو کہ بیشک وہ مسلمان کا نور ہے

بحمدہ رسالہ ہذا

ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب

مؤلفہ جناب

عالم اجل۔ فاضل اکمل۔ مولانا حافظ عبد الاول صاحب ادیب جون پوری

باہتمام عاصی حافظ عبد الرحمن خان جادو

جادو پریس جونپور میں چھپا ۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل اللحی زینۃ للرجال ٭ وفرق بہا الذکور من ذوات الحجال ٭ والشیب سربال الوقار و نور الاسلام ٭ واول من شاب من بنی آدم ابراھیم علیہ السلام ٭ والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الخاتم والشامہ ٭ الذی قال من شاب شیبۃً کانت لہ نوراً یوم القیامۃ ٭ وعلی الہ واصحابہ ٭ واتباعہ واحزابہ ٭ **اما بعد** جاننا چاہیے کہ داڑہی وغیرہ مین جو سفید بال ہو جائین اُنکو اکھاڑنا نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سپکے بال کے اکھاڑنے کو منع فرمایا ہے اور سفید بالون کا اکھاڑنا چنوانا کتروانا یہ محض زینت اور اپنے بڑہاپے کو چھپانے کی غرض سے ہوتا ہے اور یہ مکروہ اور بدعت ہے۔ کتب فقہیہ مین اسکی صاف تصریح ہے۔ اس مسئلہ نتف شیب کی تحقیق کے واسطے بہت سی کتابون کے دیکھنے کا موقع ملا اور اس ضمن مین اور بھی مسائل نظر سے گذرے جو دوسرے وقت ہدیۂ ناظرین ہونگے **اسوقت** صرف اسی بحث کے متعلق کچھہ لکھا جاتا ہے جو مسلمان بھائیون کے حق مین مفید ثابت ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ **لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ** ٭

چونکہ اکثر مشائخ صورت بسبب ناواقفیت کے داڑھی مونچھون کے پکے بال چنوانے - اور اوکھڑوانے - کتروانے - کے عادی ہو گئے ہین اگر اُنکو منع کیا جاتا ہے تو بگڑ جاتے اور جھگڑا کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین - اور پکے ایک بال کو نفرت کی نگاہون سے دیکھتے ہین - ایسے لوگون کے عمل کو جو عوام مین مقتدا سمجھے جاتے ہون جُہّال اچھا سمجھکر خود اُنکے پیرو بنجاتے ہین اور ویسا عمل کرنے لگتے ہین اسیواسطے مشائخ و مقتدائے قوم کے لیے یہ حکم ہے کہ مباحات اور مکروہات سے بھی اجتناب کرین اور ترک اولی امور کے ارتکاب سے بھی باز رہین تا جُہّال اونکی سیرت کو اپنا طرز عمل بناکر خسرت الدنیا والاخرہ کے مصداق نہ بنین -

اِس مسئلہ نتف شیب کے متعلق بارہا پہلے بھی لوگون نے فقیر سے استفسار کیا تھا اُنکو زبانی جواب دیا گیا کوئی قلمی سند نہ دی گئی اسوجہ سے بعض بعض لوگ اپنے فعل سے باز نہ آئے لہٰذا فقیر نے مناسب سمجھا کہ اِس بارہ مین کچھہ لکھکر قلمبند کردینا چاہیے تاکہ دور دراز مقامون مین بھی پہونچے اور لوگ اُسکو دیکھکر ورطہ جہالت اور لجہ تقلید بیجا سے نکلین پس فقیر نے اسکی متعلق معتبر کتابون مین جو کچھہ پایا اس رسالہ مین جمع کردیا تاکہ لوگ اُسکو پڑہین اور موافق حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سب لوگ عمل کرین اور تعصب جاہلانہ اور صلابت سفیہانہ سے باز آوین اور فضول کی ہٹ دھرمی اور اصرار سے کام نہ لین - اِس رسالہ کا نام **ازالۃ الریب** فی منع نتف الشیب رکھا گیا ہے - اور اسمین تین فصلین ہین فصل اول مین بڑھاپے کی فضیلت فصل ثانی مین پکے بال کی فضیلت فصل ثالث مین پکے بال اوکھاڑنے کی ممانعت ہے -

واضح رہے کہ جو مضمون جس کتاب سے نقل کیا ہے اُسکا نام بھی لکھدیا جسکو اطمینان نہ ہو وہ اصل کو دیکھکر اپنا اطمینان کرلے اور راقم الحروف سے خفا نہو کہ وہ اس کام کے لیے مامور ومجبور رہے - ع بر رسولان بلاغ باشد و بس +

فصل اول

فصل اوّل بوڑہون کی فضیلت مین - ترمذی اورنسائی نے کعب بن مرہ سے روایت کی ہے انھون نے کہاکہ فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جوشخص بوڑہاہواورپک جاے اُس کاایک بال بہی اسلام مین ہوگا پکابال اُسکے واسطے نورقیامت کے دن - آور ابوداؤد نے عمرو بن شعیب کی حدیث جوروایت کی ہے اُسمین یون ہے من شاب شيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة وكفر عنه بها خطيئة ورفعه بها درجة - جوشخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنے ایک بال سفید ہومسلمانی مین لکہتاہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بسبب اُسکے ایک نیکی اور دور کرتا ہے بسبب اُسکے اُسکی ایک خطااور بلندکرتا ہے اُسکا بسبب اُسکے ایک درجہ - آوراس حدیث کوامام احمد اورابن حبّان نے بہی روایت کیا ہے - آورامام جلال الدین سیوطی نے ام سلیم بنت ملحان انصاریہ کی روایت والی حدیث (جسکی حاکم نے کتاب الکنی والالقاب مین تخریج کی ہے) جامع صغیر مین نقل کی ہے من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا مالم يغيرها - یعنے جو بوڑہاہوازروے ایک بال پکنے کے اسلام کی حالت مین تو ہوگا اُسکے واسطے نور جب کہ اُسکو بگاڑے نہین - ظاہر ہے کہ پکے بال کی بگاڑنے کی دوہی صورت ہی یاتوسیاہ خضاب کرلے اورجوان بنجاے یااسکودورکردے - دونون کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایاہے مگرمہندی کے ساتھ وسمہ ملاکرخضاب کرنا درست ہے - اورنزہتہ المجالس مصنفۂ علامہ عبدالرحمن صفوری کی جلد ثانی مین یہ روایت ہے - اوحى الله تعالى الى محمد صلى الله عليه وسلم الشيب على عبدي المؤمن نورمن نوري وانا اكرم من ان احرق نوري بناري - خداوندکریم نے خبردیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بوڑہاپا اورپکابال میرے مومن بندے کے اوپر ایک نورہے

نزہتہ المجالس

سیرے نور سے اور مین سب سے بڑھکر بزرگ ہون نہ جلاؤن گا اپنے نور کو اپنی آگ سے
اور بھی اُسی کتاب مین ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شاب
شیبۃ فی الاسلام یقول اللہ تعالی مرحبًا بعبدی ہذہ صفۃ من ابیضت
له شعرۃ واحدۃ ویقول اللہ عز وجل قد وہبت سواد صحیفتك لبیاض
شیبتك قالت عائشۃ رض ہذا لمن مات وقد شاب فکیف بمن مات وہو شابٌ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتی کلہم یقومون من قبورہم وقد شابت
شعورہم لہیبۃ ملك الموت علیہ السلام۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص بوڑھا ہوا اور پک جاوے اُسکا ایک بال اسلام مین تو فرماتا ہے حق تعالی بہت اچھا ہے
بندہ میرا۔ یہ حال اُس شخص کا ہے جسکا ایک بال سفید ہوا ہو۔ اور فرماتا ہے حق تعالی عز وجل
اُس بوڑھے کو کہ مین نے تیرے نامہ اعمال کی سیاہی کو تیرے سفید بال کو بخشدیا یعنی بسبب
سفید بال کے نامہ اعمال کی سیاہی کو مٹادیا۔ اس بات کو سُنکر حضرت عائشہ صدیقہ رض
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ فضیلت تو اُسی کے واسطے ہے جو بوڑھا ہو کر
مرا ہو پس کیا حال ہوگا اوسکا جو جوان مرے اس کے جواب مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ فرمایا کہ میری اُمت سبکی سب جب اپنی قبرون سے اوٹھیگی تو سب کے
بال پکے ہون گے ملک الموت کی ہیبت سے۔ اور یہ روایت بھی اُسمین دیکھی گئی ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الشیخ فی قومہ کالنبی فی اُمتہ
بوڑھا آدمی اپنی قوم مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین یعنے بزرگی اور مرتبہ اور خدا
پرستی اور نیک سیرتی مین اکثر بوڑھے اکثر جوانون سے اچھے ہوتے ہین۔ جوانون
کی نسبت سے بوڑھون مین اخلاق حمیدہ اور افعال پسندیدہ زیادہ ہوتے ہین جیسے

روض الاخیار | بہ نسبت امت کے نبی مین جملہ اوصاف مرضیہ زیادہ ہوتے ہین - اور روض الاخیار (ص ۱۱۴)
مصنفہ علامہ شیخ محمد بن قاسم مین ہے - وکان عمر رض لا یُغیّرُ شیبہ بشئ وقال سمعتُ
رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃً فی الاسلام فلہ نور
یوم القیمۃ فلا اُحِبُّ اَن اغیر نوری حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بال کو
سفید ہی رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ جو بوڑہا ہوا اسلام مین تو اُسکے واسطے نور ہوگا قیامت کے دن تو مین نہین
چاہتا کہ اپنے نور کو تغیر دون - یہ آپکا اجتہاد تھا اور اسی خیال سے بعضے صحابہ نے خضاب
نہین کیا - مگر خضاب کی حدیثین مرفوع اور صحیح اور بڑی تاکید کے ساتھ مروی ہین خضاب
کی حدیثین اوامر ہین اور یہ حدیثین بوڑہون کے فضائل ومناقب مین ہین خضاب کی
پوری تحقیق مین نے اپنے اُردو کے رسالہ حُسنُ الثواب فی عمل الخضاب مین کی ہے
روض الاخیار | اور بھی کتاب (ص ۲۳۵) روض الاخیار مین ہے وعنہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یستخفّ
بھم الا منافق - امام مُقسِطٌ وذو شیبۃ فی الاسلام وذو علم - یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخص ہین جنکو سواے منافق کے کوئی بیقدر نہین
سمجھتا ہے ایک تو سردار منصف - اور دوسرا بوڑہا مسلمان - اور تیسرا عالم - اور بھی اُسی کتاب (۲۳۶)
مین یہ حدیث مروی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی الشیبُ نوری
فلا یجمل بی ان اُحرق نوری بناری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ پکا بال میرا نور ہے تو بہتر نہ معلوم ہوگا مجھسے کہ مین اپنے
فوائد جلیلہ | نور کو اپنی آگ سے جلاؤن - اور کتاب (ص ۴۹۶) فوائد جلیلہ بحثیہ شرح شمائل ترمذی مصنفہ
علامہ محمد بن قاسم جسوس مین ہے - عن کعب بن مرۃ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم من شاب شیبۃً فی الاسلام کانت لہ نوراً یوم القیمۃ رواہ الترمذی واخرج الطبری من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مرفوعاً من شاب شیبۃً فہی لہ نور۔ یعنے جو اسلام مین بوڑہا ہو گا وہ بوڑہاپا اوسکے واسطے نور ہو گا قیامت کے دن۔ یہ حدیث ترمذی کی روایت کی ہے۔ اور طبری نے عمرو بن شعیب کی حدیث مرفوعاً یون روایت کی ہے کہ جو بوڑھا ہو تو اسکا پکّا بال اُسکے واسطے نور ہو گا۔ واضح ہو کہ بوڑہاپا سبب نورانیت کا ہے اسلیئے کہ بوڑہاپا وقار ہے اول بنی آدم سے جو بوڑہے ہوے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب انھون نے بوڑہاپا دیکھا داڑہی مین یعنی پکا بال جب داڑہی مین دیکھا تو کہا کیا ہے یہ اے میرے رب جواب آیا کہ یہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا۔ اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہو گا آگے مومن کے ظلمات حشر مین جیسا کہ مذکور ہے اس آیت مین۔ یسعٰی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم پس باین توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہو جیسیکہ ایک حدیث مین صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑہون کو اس عالم مین حاصل ہوتی ہے بعید نہو یہ مضمون مظاہر حق سے لیا گیا ہے

اور بدور مسفرہ صـ۱۱ مصنفہ علامہ سید محمد حقی حنفی مین ہے کہ ترمذی نے عثمان بن عفان سے اور بد ور مسفرہ
ابن حبان نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے اُن دونون صحابیون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ جل شانہ نے کہا۔ اذا بلغ عبدی اربعین سنۃً عافیتہ من البلایا الثلاث من الجنون والجذام والبرص فاذا بلغ خمسین سنۃ حاسبتہ حساباً یسیراً فاذا بلغ ستین سنۃ حُبّبتُ الیہ الانابۃ فاذا بلغ سبعین سنۃ

احبتہ الملائکة فاذا بلغ ثمانین سنة کتبت حسناته والقیت سیئاته فاذا بلغ
تسعین سنة قالت الملائکة اسیرالله فی ارضه وغفرله ماتقدم من ذنبه وما
تاخر وشفع فی اهل بیته یعنے جب میرا بندہ چالیس برس کا ہوتا ہے تو مین تین قسم کی بلاؤن
سے اوسے بچا دیتا ہون جنون اور جذام اور برص سے اور جب پچاس برس کا ہوجاتا ہی
تو اُس سے تھوڑا سا حساب کرونگا۔ اور جب ساٹھہ برس کا ہوجاتا ہے تو اوسکو خدا کی
طرف رجوع کرنا پسند کرا دیا جاتا ہے اور جب ستر برس کا ہوجاتا ہے تو فرشتے اوسکو
محبوب جانتے ہین اور جب اسّی برس کا ہوجاتا ہے تو اسکی نیکیان لکھی جاتی ہین اور
بدیان پھینک دی جاتی ہین اور جب نوے برس کا ہوجاتا ہے تو اوسے فرشتے کہنے لگتے
ہین کہ وہ خدا کا قیدی دنیا مین ہے اور اُسکی کل گناہین اگلی پچھلی معاف کی جاتی ہین اور وہ اپنے
گھر والون کی شفاعت کریگا۔ اور ابوہریرہ کی حدیث مین اسقدر اور زیادہ مروی ہے۔
فاذا بلغ مائة سنة سمی حبیب الله فی الارض وحق علی الله عزوجل ان لا یعذب حبیبہٗ
اور جب سو برس کا ہوتا ہے تو اُسکا خطاب حبیب اللہ ہوتا ہے یعنی دنیا مین وہ خدا کا دوست
ہے اور اللہ کو مناسب ہے کہ اپنے دوست کو عذاب نکرے۔ اور بیہقی کی روایت مین جو
حضرت انس رضؓ سے مروی ہے اُسمین یہ لفظ اور زیادہ ہی۔ فاذا بلغ السبعین احبّهُ الله و
احبّهٗ اهل السماء اور جب ستر برس کا ہوجاتا ہے تو اللہ اُسکو دوست بنالیتا ہے اور دوست
رکھتے ہین اُسکو آسمان والے۔ اور عبدالرزاق کی روایت مین جو ابن عباس سے مروی
ہے یہ لفظ اور زیادہ ہے فاذا بلغ الثمانین استحیا الله تبارك وتعالی ان یعذبه
فاذا بلغ التسعین کان اسیرالله فی ارضه ولم یخط علیه القلم بحرف۔ اور جب
اسّی برس کا ہوجاتا ہے تو شرم کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے عذاب کرنے سے اور جب نوے

برس کا ہو جاتا ہے تو ہوتا ہے خدا کا قیدی دنیا مین اور قلم اُسکی برائیون کا ایک حروف بھی نہ لکھیگا

فصل ثانی پکّے بال کی فضیلت مین - حضرت آدم صفی اللہ کے اولاد مین سب کے پہلے جسکا بال پکّا یعنے سفید ہوا وہ ابراہیم خلیل اللہ ہین - یہان دو باتین قابل الذکر ہین - اوّل یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کے بال پکنے اور سفید ہونیکی کیا وجہ ہے حالانکہ اونکے پہلے کے انبیاء دنیا مین اون سے بہت زیادہ عمر کے گذر چکے جیسے آدم شیث نوح وغیرہم ہین - اور دوسرے یہ کہ ابتدا پکّے بال کی کیونکر ہوئی - اوّل کا یہ بیان ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی بیوی حضرت سارہؓ دونون بوڑہے ہو گئے اسوقت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوے اور اُنکی والدہ سارہؓ کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی تو ابراہیم علیہ السلام کی قوم کہنے لگی کیا تم لوگ ای ہماری قوم ان دونون بڈھے بڈھی کو نہین دیکھتے کہ ایک لڑکا کسی کا پالیا اور اُسے اپنا لڑکا مشہور کر رکھا ہے بھلا ایسے بوڑہے کے بھی کہین اولاد ہوتی ہے اُسوقت حق تعالیٰ نے اسحٰق علیہ السلام کی شکل مثل ابراہیم علیہ السلام کے کر دی جب اسحٰقؑ بڑے ہو گئے تو باپ بیٹے مین فرق نہین کیا جا سکتا تھا تو حق تعالیٰ نے ما بہ الفرق اسی بوڑہا ہونے کو کر دیا تب لوگون کا شبہ بھی جاتا رہا اور باپ بیٹے مین فرق بھی کرنے لگے - **لطیفہ** جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے سر مین پکّا بال دیکھا تو گھبرا کر کہنے لگے کہ ای میرے رب یہ کیا ہے تو خداوند کریم نے وحی بھیجی کہ - هذا سربال الوقار ونور الاسلام وعزتی وجلالی ما البسته احدًا من خلقی یشهد ان لا اله الا انا وحدی لا شریك لی الا استحییت منه یوم القیامة ان انصب له میزانا او انشر له دیوانا او اعذبه بالنار فقال یا رب زدنی وقارا فاصبح وراسه ولحیته مثل الثغامة البیضاء یہ جامہ وقار کا اور نور اسلام کا ہے قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی نہ پہناؤنگا اوسے اپنے کسی بندہ کو جو گواہی دے اسکی کہ

مین ہی اکیلا معبود برحق ہون اور میرا کوئی ساجھی نہین ہے مگر شرماؤنگا مین اُس سے
قیامت کے دن کہ اوسکے اعمال کے تولنے کے لیے ترازو کھڑا کرون اور اُسکا نامہ اعمال
کھولون یا اوسکو آگ کا عذاب کرون تو کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب
زیادہ کر تو مجکو وقار پس جب صبح کو ابراہیم علیہ السلام اُٹھے تو دیکھا اپنے سر اور داڑھی
کے بال کو ثغامہ پھول کیطرح سفید ہوگیا ہے اور ابتدا آپکے پکّے بال کی یون ہوئی کہ
جب حق تعالی کو منظور ہوا کہ ابراہیم خلیل اللہ کا بال پکّے تو آسمان سے ایک کف دست
نمودار ہوا اور اوسکے دو انگلیون مین ایک پکا ہوا سفید بال تھا رفتہ رفتہ وہ کف
دست ابراہیم علیہ السلام کے قریب آتا گیا یہانتک کہ جب بالکل اون کے نزدیک
پہونچگیا تو اوس سفید بال کو ابراہیم علیہ السلام کے سر پر چھوڑ دیا اسیوقت گھبرا کر آپنے
پوچھا تھا کہ یہ کیا چیز ہے شاید ہے ابتدا بال سفید ہونے کی — پکّے بال کی فضیلت مین
وہ حدیثین جو کہ یہان پر لکھنی چاہیئے تھین جو پہلی فصل مین مذکور ہوچکین کیونکہ اون کو دونون فصل
سے مناسبت ہے بخیال طوالت تکرار سے احتراز کیا گیا۔ نزہۃ المجالس مین حضرت | نزہۃ المجالس
انسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالےٰ بوڑھے
آدمی کے منہ کیطرف صبح اور شام کو دیکھتا ہے — اور فرماتا ہے کبر سنک ودق
عظمک ورق جلدک واقترب اجلک فاستحی فانی استحی منک — یعنے بہت او
زیادہ ہوگئی تیری عمر اور پتلی ہوگئی تیری ہڈی اور باریک ہوگیا تیرا چمڑا اور قریب
آگئی تیری موت — پس شرم کر کیونکہ مین تجھسے شرماتا ہون — کہ مین تجھے کیسے
عذاب کرون کہ تو بوڑھا ہوگیا ہے اور تو مجھسے نہین شرماتا کہ برابر تو گناہ کرتا جاتا ہے
اور میری نعمتون کے شکریہ مین عبادت نہین کرتا اور معصیت سے منہہ نہین موڑتا

؎ خدا شرم دارد ز ریش سفید ٭ مسلمان بھائیو! یہ عبرت کا مقام ہے
اس مقام پر مین ایک حکایت نقل کرتا ہون جو اس فصل کے مناسب اور قابل عبرت ہے
حکایت قاضی یحییٰ بن اکثم کو انتقال کے بعد کسی نے خواب مین دیکھا تو اُن سے پوچھا
کہ خدا نے تمہارے ساتھ مین کیا معاملہ کیا اُنھون نے جواب دیا کہ خدا مجکو اپنے سامنے
کھڑا کر کے مجھسے کہنے لگا کہ ای بدکار بوڑہا تو نے ایسا کیا اور ایسا کیا تو مین نے عرض کیا کہ یہ سب
ٹھیک ہے مگر مین نے تیری طرف سے ایسے امور لوگون سے نہین بیان کئے جو تصور
کیا خود کیا دوسرون کو گمراہ نہین کیا حدثنی معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ
عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل عنک انک قلت انی لا استحیی ان اعذب
شیبۃ شابت فی الاسلام فقال تعالی صدق معمر والزھری وعروۃ وعائشۃ ومحمد
وجبریل وصدقت انا اذھب فقد غفرت لک۔ بیان کیا مجھسے معمر نے سنا اُنھون نے
عُروہ سے اُنھون نے عائشہ رض سے انھون نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے
جبریل ع سے انھون نے تجھسے کہ تو نے کہا ہے کہ بیشک مین شرم کرتا ہون اس بات سے
کہ عذاب کرون مین پکے ایک بال کو جو اسلام مین پکا ہو یعنی پکے بال والے کو۔ تو فرمایا
حق تعالی نے سچ کہا معمر نے اور زہری اور عُروہ اور عائشہ اور محمد اور جبریل نے اور سچ کہا مین نے
تم جاؤ یعنی بہشت مین۔ مینے تمکو بخشدیا اور تمہاری گناہون کو معاف کر دیا۔ اور سراج منیر ص ۳۲۸ ج ۳ سراج منیر
شرح جامع صغیر سیوطی مین علامہ عزیزی حدیث من شاب شیبۃ فی الاسلام
کانت لہ نورا یوم القیامۃ کی شرح مین لکھتے ہین۔ مناوی نے کہا ہوگا وہ پکا بال
خود نور کہ وہ بال والا قیامت کے روز اُس پکے بال کی روشنی مین چلے گا۔ اُس
قول پر علامہ شیخ محمد حفنی نے یہ حاشیہ چڑھایا ہے ای خلق اللہ لہ نورا یوم القیامۃ

یشتعل بیت بیت مابیہ یعنی پیدا کرے گا حق تعالی پکے بال والے مسلمان کیواسطے قیامت
کے روز ایسا نور کہ وہ اُس مومن کے آگے چلتا رہے گا۔ سبحان اللہ۔

فصل ثالث

فصل ثالث پکے بال اکھاڑنے کی ممانعت مین۔ امام احمد اور ابو داؤد نے

مسند احمد
سنن ابو داؤد

روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم
نہ اکھاڑو سفید بالون کو اسلیئے کہ سفید بال مسلمانون کے واسطے نور ہے بسبب اس حدیث
کے مکروہ ہے چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے جیسا کہ مظاہر حق مین ہے۔ اور کتاب

نزہۃ الناظرین

ص ۵۸
نزہۃ الناظرین مصنفہ علامہ شیخ تقی الدین حلبی مین حدیث مذکور کے تحت مین امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول یون نقل کیا ہے قال الغزالی رد عمر رضی اللہ عنہ شہادۃ
من کان ینتف لحیتہ۔ کہا امام غزالی نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی شہادت
کو مردود کیا ہے جو اپنی داڑہی کے بال کو اکھاڑتا تھا۔ یعنی ایسا آدمی مردود الشہادۃ

مذاق العارفین

ص ۲۷۲
ہے۔ اور مذاق العارفین مین ہے۔ اور حضرت عمر رضہ اور ابن ابی لیلے قاضی مدینہ منورہ
نے اُس شخص کی گواہی قبول نفرمائی جو اپنی داڑہی کو اکھاڑا کرتا تھا۔ یعنے یہ لوگ داڑہی

کشف الغمہ

ص ۳۳
کے اکھاڑنے والے کو مردود الشہادۃ سمجھتے تھے۔ اور کتاب کشف الغمہ جلد اول مصنفہ
امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ مین ہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن
نتف الشیب ویقول انہ نور المسلم یوم القیامۃ ومن نتف شعرۃ بیضاء
صارت لہ یوم القیامۃ رمحا تطعنہ فی وجہہ یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
پکے بال اکھاڑنے کو منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بیشک پکا بال قیامت کے دن مسلمان
کیواسطے نور ہوگا اور جو شخص اکھاڑیگا ایک بال سفید کو تو وہ اوسکے لیے قیامت کے دن
نیزہ ہو جائیگا اور ماریگا وہ نیزہ اوسکے مونھ مین سیئے دنیا مین جو شخص کہ اپنا سفید ایک بال

بھی اکھاڑیگا تو قیامت کے روز وہی بال بصورت نیزہ کے اُسکے آگے آویگا اور اکھاڑنے
والے کے مونھہ کو چھید یگا۔ یہ ہی سزا ایک سفید بال کے اوکھاڑنیکی۔ اسی پر اوسکے حال کو بھی
قیاس کرنا چاہیے جس نے بہت سے سفید پکے بال خود اپنے ہاتھ سے اکھیڑے یا دوسرے
سے چنوائے کہ اُسکے لیے قیامت کے دن کتنے نیزے طیار ہونگے اور وہ کتنی چوٹ کھایگا
مسلمان بھائیو! یہ عبرت کا مقام ہے۔ اور کتاب سراج المنیر شرح جامع صغیر مین صفحہ ۳۲۳ ج ۳ — سراج منیر
علامہ عزیزی رح نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
من شاب شیبۃ فی الاسلام کی حدیث کیون بیان کی۔ اسکی وجہ مین علقمی کا وہ
قول نقل کیا ہے جو طارق بن حبیب سے روایت ہے کہ ایک حجام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی مونچھہ کترتا تھا اس حالت مین اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
داڑہی مین ایک سفید بال دیکھا۔ تو اوسنے اپنا ہاتھ بڑہایا اور چہا کا اُس ایک بال سفید
کے کترنے کے لیئے۔ فَامْسَكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فوراً اوسکا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا من شاب شیبۃ فی الاسلام الخ
پس اسی بنا پر پکے بال کا اُکھاڑنا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ فاعل ومفعول دونون کیلیئے
(یعنے جو اکھاڑے اور جو اکھیڑواوے دونون کے حق مین کراہت ہے) امام نووی
شارح صحیح مسلم نے فرمایا ہے کہ اگر پکے بال کے اکھاڑنیکو حرام کہا جاوے اس سبب سے
کہ اس بارہ مین صاف حدیث صحیح وارد ہے تو بیجا نہو گا۔ پھر علامہ عزیزی فرماتے
ہین کہ پکے بال کے اکھاڑنے مین کوئی فرق نہین ہے چاہے داڑہی کا ہو یا سر کا یا مونچھہ کا
یا بچی کا یا ابرو کا یا رخسارہ کا ہو کہین سے پکا بال اکھاڑنا نہ چاہیئے۔ اور یہ حکم عام مرد

ف ۵ یہ عنفقہ کا ترجمہ ہے۔ اور یہ اس مجموعہ بال کو کہتے ہین جو نیچے کے ہونٹھ کے نیچے داڑہی
کے اوپر کچھ تھوڑے سے بال ہوتے ہین ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالے

عورت سب کے واسطے ہے انتہی یعنی مرد ہو خواہ عورت اپنا پکا بال کبھی سے نہ اکھیڑے
مواہب لدنیہ۔ اور کتاب مواہب لدنیہ حاشیۂ شمائل محمدیہ مین علامۂ ابراہیم بیجوری نے لکھا ہے یکرہ
نتف الشیب عند اکثر العلماء لحدیث مرفوع لا تنتفوا الشیب
فانہ نور المسلم رواہ الاربعۃ وقالوا حسن آھ مکروہ ہے پکے بال کا اکھاڑنا
اکثر علما کے نزدیک کیونکہ اس بارہ مین حدیث مرفوع یہ ہے نہ اکھاڑو تم لوگ پکے بال کو
کیونکہ وہ مسلمان کیواسطے نور ہے اس حدیث کو سوا بخاری اور مسلم کے چارون صحاح
والون نے روایت کیا ہے۔ اور اُن لوگون نے کھا کہ یہ حدیث حسن ہے انتہی۔ اور
جمع الوسائل کتاب جمع الوسائل شرح شمائل مین علامۂ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے
ثم ان نتف الشیب یکرہ عند اکثر العلماء لحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ مرفوعا لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم رواہ الاربعۃ وقال الترمذی حسن
وروی مسلم من طریق قتادۃ عن انس قال کان یکرہ نتف الرجل الشعرۃ البیضاء من
رأسہ ولحیتہ وقال بعض العلماء لا یکرہ نتف الشیب الا علی وجہ التزیین انتہی
پس بیشک اکھاڑنا پکے بال کا مکروہ ہے۔ نزدیک اکثر علما کے بسبب عمرو بن شعیب کی
مرفوع حدیث کے جو حضرت نے فرمایا ہے۔ نہ اکھاڑو تم لوگ پکے بال کو کیونکہ وہ مسلمان
کیواسطے نور ہے اس حدیث کو سوا بخاری اور مسلم کے صحاح والون نے روایت
کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مسلم نے بطریق قتادہ حضرت
انس رض سے روایت کی ہے۔ کہا انس رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے
تھے۔ کہ مسلمان آدمی اپنے سر اور داڑھی کے بالون سے پکا بال سفید اکھیڑے
اور بعض علما نے کہا ہے کہ زینت اور خوبصورتی کیواسطے پکا بال اکھیڑنا مکروہ ہے

ورنہ نہین - انتہی اور یہ امر سب پر ظاہر ہے کہ اگر زینت نہ منظور ہو تو کوئی کیون اپنا پکا بال
بیفائدہ اکھاڑیگا جو اکھاڑتا ہے وہ اسی غرض سے اکھاڑتا ہے کہ مین جوان معلوم ہون اور
عورتین مجھے بڈھا نہ سمجھین اور میرے حسن مین پیری کا بدنما دہبہ نہ لگے - اور کتاب
فوائد جلیلہ بہیہ شرح شمائل محمدیہ مصنفہ علامہ محمد بن قاسم جسوس رحمۃ اللہ علیہ مین ہے (فوائد جلیلہ)
یکرہ نتف الشیب عند اکثر العلماء لحدیث لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم
رواہ الاربعۃ وقال الترمذی حسن وقال بعض العلماء لا یکرہ نتف الشیب الا علی
وجہ التزیین قال ابن العربی وانما نہی عن النتف دون الخضب لان فیہ تغییر
الخلقۃ من اصلہ سئل مالک رح عن نتف الشیب فقال ما علمت حراما وترکہ احب
الی من نتفہ قیل لہ فقرضہ قال اکرہ ان یقرضہ من اصلہ وھو شبیہ
النتف اھ مکروہ ہے اکھاڑنا پکے بال کا نزدیک اکثر علما کے بسبب حدیث لا
تنتفوا الشیب کے جسکو صحاح والون نے سوا بخاری اور مسلم کے روایت
کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ نہین مکروہ
ہے اکھاڑنا پکے بال کا مگر زینت کیواسطے مکروہ ہے - ابن العربی نے کہا
کہ پکے بال کا اکھاڑنا ہی منع ہے نہ خضاب کرنا اسواسطے کہ اکھاڑنے مین تغییر خلقت
کی جڑ سے ہوتی ہے - امام مالک سے پوچھا گیا کہ اکھاڑنا پکے بال کا کیسا ہے اگر
کسی نے اکھاڑا تو کیسا فعل کیا انھون نے اسکے جواب مین فرمایا کہ حرام کام نہین
کیا - (اسواسطے کہ حرام کام وہ ہے جسکی حرمت نص قطعی سے ثابت ہو) اور فرمایا کہ
نہ اکھاڑنا پکے بال کا میرے نزدیک بہت پسندیدہ اور بہتر ہے - پھر انسے پوچھا
گیا کہ ایسا ترشنا اور کتروانا پکے بال کا کیسا ہے فرمایا کہ مکروہ سمجھتا ہون - اسکو

کہ پکے بال کو جڑ سے کترواوے اور جڑ سے کتروانا میرے نزدیک اکھاڑنے کیطرح ہے
انتہی۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جیسا امام مالک کے نزدیک پکے بال کا کتروانا
برا اور مکروہ ہے ویسا ہی اکھیڑوانا بھی مکروہ ہے۔ اور کتاب حدیقہ ندیہ (صفحہ ۳۹۵ ج ۲) حدیقہ ندیہ
شرح طریقہ محمدیہ مصنفہ علامہ عبد الغنی نابلسی مین ہے قال الوالد رحمہ اللہ فی شرحہ علی
الدرر ولا ینتف الشیب کما فی المجتبی والینابیع علی وجہ التزیین کذا فی الخلاصۃ انتھی
والمفھوم ان النتف اذا کان لا علی وجہ الزینۃ والتحسین لا بأس بہ انتھی۔
میرے والد رحمہ اللہ نے شرح درر مین لکھا ہے اور نہ اکھاڑے جاوین پکے بال جیسا کہ کتاب
مجتبی اور کتاب ینابیع مین ہے واسطے زینت کے جیسا کہ خلاصہ مین ہے انتہی اور اسکا
مطلب یہ ہے کہ پکے بال کا اکھاڑنا جبکہ آرائش اور خوبصورتی کے لیے نہ ہو تو کچھ مضائقہ
نہین ہے۔ انتہی اور کتاب وسیلہ احمدیہ (صفحہ ۹۱ ج ۲) شرح طریقہ محمدیہ مصنفہ علامہ رجب افندی وسیلہ احمدیہ
مین ہے جسکا ترجمہ یہ ہے اور بیشک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اوکھاڑو
تم لوگ سفید بالون کو کیونکہ بتحقیق وہ مسلمان کا نور ہے تو جو شخص اسلام مین بوڑھا ہو
اور اسکا ایک بال پکے تو لکھے گا اللہ تعالی بسبب اُس پکے بال کے اوسکے واسطے ایک
نیکی اور دور کریگا بسبب اوسکے ایک خطا اور بلند کریگا بسبب اوسکے ایک درجہ۔ اور
یہ فضیلت اسوجہ سے ہے کہ پکا بال عقلمند کو غرور سے باز رکھتا ہے اور بلاتا ہے
آخرت کی طرف اور توڑتا ہے بیہودہ خواہشون کو اور مائل کر دیتا ہے بندہ کو عبادات
اور طاعات کیطرف اور یہ سب موجب ثواب کا ہے۔ جو پہونچانیوالا ہے آخرت
مین نور کیطرف انتھی اور کتاب اشعۃ اللمعات (صفحہ ۴۱۹ ج ۳) شرح مشکوۃ مین شیخ محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات
حدیث لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم کا ترجمہ یون لکھا ہے۔ نچینید موہاے

سفید را زیرا کہ پیری سبب نورانیت مسلمان است - اور حدیث من شاب شیبة
کے تحت مین یہ مضمون لکھا ہے - لیکن اینجا محل سوال و اشکال است کہ چون پیری سبب | سوال
نورانیت ست در دنیا و آخرت پس پوشیدن و تغییر دادن صورت آن بخضاب چرا مشروع
شد - میگویند کہ مشروعیت آن بجہت مصلحت دیگرست دینی و آن ارغام اعدا و اظہار | جواب
جلادت تا ضعیف نہ پندارند و دلیر نشوند - اگر گویند کہ پس چرا نتف نیز برائے این مصلحت | سوال
جائز نباشد - گوییم کہ نتف از بیخ برکندن پیری ست از اصل و مفضی ست در آخر بہ تسویۂ | جواب
وجہ و سوء منظر بخلاف خضاب کہ زیادت وصفی ست بدان پس فرق باشد میان این
و آن و در جواز نتف شیب اگر نہ بقصد تزئین و تکلف باشد روایتے از امام ابو حنیفہ آمدہ
ست و امام محمد گفتہ لاباس بہ ولیکن مختار خلاف آنست واللہ اعلم اھ یعنی اس جگہ ایک | ف قول مفتے بہ
سوال اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جب سفید بال دنیا و آخرت مین نورانیت کا سبب
ہے تو اُسکو چھپانا اور اسکی صورت خضاب کر کے بگاڑنا کیون مشروع ہوا - جواب
اسکا یہ ہے کہ خضاب کی شرعیت دوسری دینی مصلحت کیواسطے ہے وہ یہ ہے
کہ خضاب سے دشمنان دین کو دبانا اور اپنی قوت کا ظاہر کرنا ہے تاکہ وہ لوگ مسلمانون
کو کمزور نہ جانین اور دلیر نہوں - اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسی مصلحت کیواسطے
پکے بال کا اکھاڑنا کیون جائز نہوا - تو اسکا یون جواب دینگے کہ نتف مین پکے
بال کو جڑ سے اکھاڑنا ہوتا ہے جسکا نتیجہ آخر کو یہ ہوگا کہ چندوا سے چندوا سے منہ صاف اور
بدصورت ہوجائیگا بخلاف خضاب کرنیکے کہ اسمین سفید بالون مین صرف سرخی ہی آتی
ہے اور یہ ایک وصف زیادہ ہوتا ہے سفید بال پر کہ سفید کا سرخ ہوجاتا ہے
اور پکا بال موجود رہتا ہے تو اکھاڑنے اور خضاب کرنے مین فرق ہے - اور پکے بال کا

اکھاڑنا زینت اور آرایش اور بناوٹ کے لحاظ سے اگر ہو تو ایک روایت امام ابوحنیفہ
رحمہ اللہ سے اسکے جواز کی آئی ہے اور امام محمد نے کہا اس صورت مذکورہ مین کچھ مضائقہ
نہین ہے مگر مختار و مفتیٰ بہ قول اسکے خلاف ہے - اھ یعنے مفتیٰ بہ قول یہی
مرقات کہ پکا بال نہ اکھاڑا جاوے - اور کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ مین ملا علی قاری رح نے
من شاب شیبۃ کی شرح مین یہ لکھا ہے ای شعرۃ واحدۃ بیضاء اھ -
یعنی جسکا پکے ایک بال اور سفید ہو جاوے - تو اسکے لیے یہ فضیلت ہے جو اوپر کئی بار
مذکور ہو چکی - تو ایک بال جو اسلام مین پکے اسکو بھی غنیمت جاننا چاہیے اور امید خداوند
کریم سے یہ رکھنی چاہیے کہ شاید اسی ایک بال سے میری نجات ہو اور مین مورد الطاف
خداوندی ہون اور اس اسلامی نور کو بحفاظت تعظیم سے رکھے اور اسکی تکریم کرے جیسا کہ
ابوداؤد کی حدیث ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے من کان لہ شعر فلیکرمہ
یعنے جسکی داڑہی مین ایک بال بھی ہو تو چاہیے کہ اسکی تعظیم اور قدر کرے - اور صحاح ستہ
کی مشہور کتاب مجتبیٰ جو نسائی کے نام سے مشہور ہے اوسمین پکے بال اکھاڑنے کے منع
مجتبیٰ مین ایک مستقل باب ہی باندھا ہے اور اس لفظ سے تعبیر کیا ہے باب النہی عن
نتف الشیب اور اس باب مین عمرو بن شعیب کی حدیث لائے ہین جسکو ہم پہلے لکھ
مرقات چکے ہین - اور ملا علی قاری نے مرقات مین اس مسئلہ کے متعلق جو لکھا ہے اوسکا ترجمہ
یہ ہے - کہا میرک نے پکے بال کا اکھاڑنا بہت سے علما کے نزدیک مکروہ ہے
بحکم حدیث عمرو بن شعیب کے جسکو انھون نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ اکھاڑو تم لوگ پکا بال کیونکہ بیشک وہ پکا بال مسلمان کا
نور ہے چارو محدثون نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ

یہ حدیث حسن ہے اور مسلم کی روایت قتادہ کے طریق سے جسکے راوی حضرت انسؓ ہین
اسمین یون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے اسکو کہ مسلمان آدمی
اپنے سر اور داڑہی سے پکا ایک بال بھی اکھیڑے۔ بعض علما نے کہا ہے کہ زینت اور
خوبصورتی کی غرض سے سفید بال کا اکھاڑنا مکروہ ہے ابن العربی نے یہان
کراہت کی وجہ یون بیان کی ہے کہ پکے بال کا اوکھیڑنا منع ہے اور خضاب کرنا منع نہین
ہے اسوجہ سے کہ پکے بال کے اکھیڑنے مین پکے بال کو جڑ سے نابود کرنا ہوتا ہے اور
خضاب کرنے مین یہ بات نہین ہے کیونکہ دیکھنے والا ضرور اس بات کو جان لیگا کہ پکا بال
موجود ہے صرف رنگ لگا کر سرخ کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پکا بال اکھاڑنا منع اور خضاب لگانا
احیاء العلوم — منع نہین ہے۔ اور احیاء العلوم مین ہے تزوج رجل علی عهد عمرؓ وکان یخضب بالسواد
فنصل خضابه وظهر شیبته فرفعه اهل المرأة الی عمرؓ فرد نکاحه واوجعه
ضربا وقال غررت القوم بالشباب ولبست علیهم شیبك۔ اور کتاب (ص ۲۷۵)
مذاق العارفین — مذاق العارفین مین اسکا ترجمہ یون لکھا ہے۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد
مین نکاح کیا اور وہ سیاہ خضاب کرتا تھا جب کھونٹیان نکل آئین بوڑہاپا کھل گیا۔ عورت کی
خویش واقارب نے یہ مقدمہ حضور مین حضرت عمرؓ کے پیش کیا آپنے نکاح فسخ کردیا اور اسکو خوب
پیٹا اور فرمایا کہ تونے ان لوگون کو جوانی سے فریب دیا اور بوڑہاپے کو چھپایا۔ **مؤلف**
کہتا ہے افسوس ہے کہ ویسا پیٹنے والا اس زمانہ مین کوئی نہین ہے۔ ورنہ ہزارون کی تعزیر
احیاء العلوم — ہوجاتی۔ اور بھی احیاء العلوم مین داڑہی کی مکروہات کو بیان فرماتے ہین۔ الرابع نتف بیاضها
استنکافا من الشیبة وقد نهی علیه السلام عن نتف الشیب وقال هو نور المؤمن
وهو فی معنی الخضاب بالسواد وعلة الکراهیة ما سبق۔ والشیب نور الله تعالی

والرغبة عنه رغبة عن النور اھ چوتھا مکروہ داڑھی کے مکروہات سے۔ داڑھی
کے سفید بالون کا اُکھاڑنا ہے بوڑھاپے کو بُرا جانکر اور بیشک آنحضرت علیہ السلام نے منع
کیا ہے پکّے بال کے اُکھاڑنے کو اور فرمایا کہ سفید بال مومن کا نور ہے اور یہ اکھاڑنا
پکے بال کا سیاہ خضاب کی طرح ہے اُسکے کراہت کی علت پہلے بیان ہوئی ہے (اور یہ علت
بیان ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سیاہ خضاب دوزخیون کا ہے اور دوسری
ایک روایت مین آیا ہے کہ سیاہ خضاب کا فرون کا ہے) اور پکا بال نور خدا کا ہے اس سے نفرت کرنا نور
عالمگیری سے منہ پھیرنا اور نفرت کرنا ہے۔ اور فتاوی عالمگیری کی جلد خامس ۳۵۹ مین ہے۔
نتف الشیب مکروہ للتزیین- لا لترھیب العدو وکذا نقل عن الامام کذا
فی جواھر الاخلاطی اھ اکھاڑنا پکے بال کا مکروہ ہے زینت دینے کیواسطے۔ نہ واسطے
نزہۃ المجالس ڈرانے دشمن دین کے ایسا ہی منقول ہے امام ابوحنیفہؒ سے اور کتاب نزہۃ المجالس ۸۳ مین تاتارخانیہ
سے نقل کیا ہے۔ ولا یکرہ نتفہ الا للزینۃ اھ اور نہین مکروہ ہے
پکے بال کا اکھاڑنا مگر زینت کیواسطے- یعنی زینت اور خوبصورتی کے واسطے اگر اکھاڑا
شامی جاوے تو مکروہ ہے اور علامہ شامی ۲۶۱ ج ۵ مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کے
اس قول ولاباس بنتف الشیب پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے قیدہ فی البزازیۃ
بان لا یکون علی وجہ التزین اھ یعنی اس حکم کو بزازیہ مین اس قید کے ساتھ
مقید کیا ہے کہ پکے بال کا اُکھاڑنا اگر آرایش کی غرض سے نہو تو لاباس بہ ہے یعنے
کچھ اسکا مضائقہ نہین ہے اھ مگر یہ خلاف اولے ہے کیونکہ یہ کلمہ لاباس بہ کا خلاف
مالا بدمنہ اولی اور مکروہ کے محل پر اکثر استعمال کیا جاتا ہے اور کتاب مالا بدمنہ مین ہے۔
تراشیدن ریش بیش از قبضہ حرام است وچیدن موے سپید از ریش و مانند آن مکروہ است

کتروانا داڑہی کا ایک قبضہ سے زیادہ حرام ہے اور چنپا سفید بال کا داڑہی وغیرہ سے مکروہ ہے۔ اور طبرانی کی روایت مین یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم وشر شیوخکم من تشبہ بشبابکم۔ تمہارے جوانین سے بھتر وہ ہے جو بوڑہون کی مشابہت پیدا کرے۔ یعنے وقار اور شایستگی اور بزرگون کی چال چلن مین مشابہت پیدا کرے۔ اور تمہارے بوڑہون مین سے بدتر وہ ہے جو جوانون کی مشابہت پیدا کرے۔ یعنی سیاہ خضاب کرکے یا پکّے بال کو چنوا کے یا اسیطرح اور کسی بات مین جوانون کی سی صورت بناوے اس حدیث کو نزھۃ الناظرین اور احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ جب سرور کائنات نے پکّے بال کے اکھاڑنے کو منع فرمایا۔ اور خود بھی جب حجامت بنواتے تھے تو حجام کا ہاتھ تھام لیا تھا کہ پکّا بال نہ اکھاڑنے پاوے۔ اور آپنے پکّے سفید بال کے فضائل بھی بیان کئے اور پکّے بال کے نہ اکھاڑنے کی علت بہی بیان فرما دیا تو اب کونسا عذر اور کون سی دلیل ہے کہ پکّے بال اکھاڑنے والے اپنے فعل سے باز نہ آوین۔ اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی دلیل سے قوی زیادہ کسی کے پاس کوئی دلیل ہو تو وہ اسکے مقابلہ مین اسکو پیش کرے۔ جو شخص صحیح حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی موجود ہوتے ہوئے ادہر ادہر بھٹکتا پہرے اسکی گمراہی مین کیونکر شک ہو سکتا ہے۔ جس حدیث صحیح مرفوع کے معارض دوسری حدیث اسی درجہ کی نہو تو اس پر آنکھہ بند کرکے عمل کرنا یہی مذہب حنفی کی اصلیت ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور یہی تعلیم انکی اور سارے اکابر مجتہدین اور علماے عاملین کی ہے۔ باقی ہٹ دہرمی

اور اصرار کرنا یہ دوسری بات ہے۔ اور توہمات اور تشکیکات کا کوئی علاج ہی نہین ہے۔ صاحب طبع سلیم اور سعادتمندون کیواسطے اسیقدر مضمون کافی ہے۔ اور فقیر سراپا تقصیر اس بحث کو اس آیت پر ختم کرتا ہے۔

فماذا بعد الحق الا الضلال

کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل عبدالاول بن حضرت مولانا کرامت علی قدس سرہ
مورخہ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری نبوی۔ جون پور۔ محلہ ملا ٹولہ۔

جناب مولانا مولوی قاضی احمد صاحب پنجابی کی تصویب

حامداً ومصلیاً

نتف الشیب اگر بغرض تزئین یا عبث ہو تو ناجائز و مکروہ ہے اور اگر بوقت جہاد بغرض ترہیب عدو ہو تو جائز ہے۔ چنانچہ مولانا مولوی عبدالاول صاحب نے اس رسالہ مین بحوالہ کتب معتبرہ اس مسئلہ کو تحقیق سے ثابت کیا ہے۔

احمد عفی عنہ

استفتاء

کیا فرماتے ہین علمای دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ داڑہی کسقدر لانبی رکھنا سنت ہے بالتفصیل بیان ہو۔ بینوا توجروا

الجواب داڑہی ایک مٹھی رکھنا سنت ہے یعنی واجب ہے۔ اور ایک قبضہ سے جسقدر بڑھے اسکو کاٹ ڈالنا جائز ہے یہی قول مفتی بہ ہے۔ اور ایک قبضہ سے کم رکھنا خلاف سنت ہی

دلائل حسب ذیل ہیں۔ مظاہر حق میں ہے ص ۱۴۷ اور داڑھی بقدر ایک مٹھی کے دراز چاہئے کم اس سے نہ ہو اور مظاہر حق
اگر اس سے زیادہ بھی رہے تو جائز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے اور یہ بھی اسمیں لکھا ہے
اور چھوڑنا داڑھی کا بقدر قبضہ کے واجب ہے سنت اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ ثابت سنت سے
ہوا ہے۔ جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہیں انتہی اور عالمگیری میں ہے ص ۲۵۸ ج ۵ والقص سنۃ فیہا عالمگیری
وهو ان يقبض الرجل لحيته فان زاد منها على قبضته قطعه كذا ذكر محمد في
كتاب الآثار عن ابي حنيفة رحمه الله قال وبه ناخذ كذا في محيط السرخسي
اور ایسا ہی شامی ص ۲۶۱ ج ۵ میں بھی ہے۔ اور وسیلہ احمدیہ ص ۲۶۹۷۵ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے قال صلى الله عليه وسیلہ احمدیہ
وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحى اي قصوا الشوارب واتركوا اللحى كما هي ولا
تحلقوها ولا تنقصوها من القدر المسنون وهو القبضة كما في نصاب الاحتساب
في الباب الحادي عشر انتهى خلاصہ یہ کہ ایک مٹھی داڑھی لانبی رکھنا واجب ہے اس سے
زائد ہو تو مفتیٰ بہ یہ ہے کہ اسے کٹوا ڈالے اور اگر نہ کٹواوے تو جائز ہے اور ایک قبضہ سے
کم رکھنا خلاف مسنون ہے اور یہ بھی مظاہر حق ص ۱۴۷ میں لکھا ہے۔ اور منڈوانا اور پست کرنا مظاہر حق
داڑھی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکوں کی ہے انتہی یہاں پست کرنے کا مطلب
ہے کہ مقدار مسنون سے یعنے ایک مٹھی سے کم کرنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل عبد الاول بن علی الحنفی الجونفوری۔

خاتمہ

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب مصنفہ جناب مولانا حافظ حاجی
عبد الاول صاحب جونپوری۔ باہتمام راجی رحمۃ المنان حافظ عبد الرحمن خان مطبع جادو
پریس واقع محلہ عبیرگر ٹولہ متصلات شہر جونپور میں بتاریخ ۱۵۔ جمادی الاولی ۱۳۲۳ھ کو چھپا

جناب مولانا حافظ عبد الاول صاحب کی مطبوعہ تالیفات کے نام

(۱) نوادر منیفہ فی مناقب ابی حنیفہ۔ (۲) نفحۃ العنبریۃ فی اثبات القیام فی مولود خیر البریۃ۔ (۳) ہدایت النسوان
(۴) لب التواریخ۔ (۵) اظہار حق۔ (۶) الازہر فی تسامح شارح المختصر۔ (۷) المسک الاذفر فی بیان الحج الاکبر والاصغر
(۸) العجالۃ المرتجلہ۔ (۹) احسن الوسائل الی حفظ الاوائل۔ (۱۰) خیر الخطب۔ (۱۱) محاکمہ بین فضیلۃ عائشہ وفاطمہ۔
(۱۲) فصل الخطاب فی ذکر ابی شحمہ۔ (۱۳) احسن التواریخ۔ (۱۴) المواہب العلیہ فی المحامد الالمعیہ۔ (۱۵) الطریق السہل
الی حال ابی جہل۔ (۱۶) افصح الکلام۔ (۱۷) اللطافہ فی جواز اضافہ کافہ۔ (۱۸) البسطی فی بیان الصلوۃ الوسطی
(۱۹) الطریف للادیب الظریف۔ (۲۰) الزلازل۔ (۲۱) المنطوق لمعرفۃ الفروق۔ (۲۲) شرح سبعہ معلقہ
(۲۳) حاشیہ بانت سعاد۔ (۲۴) التحقیقات الخطیرہ۔ (۲۵) انجاح السول بذکر شیب الرسول۔ (۲۶) الدرۃ الغالیہ
فی مناقب معاویہ۔ (۲۷) البیان المنسجم فی کشف المستعجم۔ (۲۸) تمرین الطلاب لحصول الآداب۔ (۲۹) زینۃ النہا
بالعذبۃ والعمامہ۔ (۳۰) الدر النضید فی غز القصید۔ (۳۱) جوامع الکلم۔ (۳۲) القول الدوم فی ذکر النوم
(۳۳) اخایر الذخائر۔ (۳۴) جواب الہی از جناب رسالت پناہی۔ (۳۵) مجلۃ الادیب لاجلۃ السندیب۔
(۳۶) ترقین الادیب۔ (۳۷) شجرۃ امام ابوحنیفہ۔ (۳۸) تسکین خاطر۔ (۳۹) قصیدہ وجیہیہ۔ (۴۰) ابلغ الکلام فی
کتب النبی علیہ السلام۔ (۴۱) عمدۃ النقول فی کیفیۃ ولادۃ الرسول۔ (۴۲) کتاب اربعین با ترجمہ۔ (۴۳) لکچر
(۴۴) فتاوی سمانیہ فی الاحکام الثمانیہ۔ (۴۵) نافع المسلمین۔ (۴۶) دافع الخباثت فی حرمۃ اللواطت
(۴۷) شکد المعطی ذکر مؤلفات امام سیوطی۔ (۴۸) مبادی الادب فی تقدمۃ قصائد العرب۔ (۴۹) ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب
(۵۰) وقوف النبی علیہ السلام۔ (۵۱) مفید المفتی۔ واضح ہو کہ ان کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں زیر تصنیف
ہیں جو انشاء اللہ تعالی عنقریب تیار ہو کر ہدیۂ ناظرین ہونگی۔

المشتہر محمد عبد المجید کاپی نویس محلہ ملاٹولہ شہر جون پور۔